السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا دینی تعلیم وتدریس پر اجرت لینا جائز ہے؟ دلائل سے واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ» تم جس پر اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۷۳۷)

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ کتاب الاجارہ، باب مایعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب، قبل ح ۲۲۷٦ میں بھی لائے ہیں۔ اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں، ''واستدل بہ للجمہور فی جواز اخذ الاجرۃ علی تعلیم القرآن'' اور اس سے جمہور کے لئے دلیل لی گئی ہے کہ تعلیم القرآن پر اجرت لینا جائز ہے۔ (فتح الباری ج ۴ ص ۴۵۳)

اب چند آثار پیش خدمت ہیں:

۱: حکم بن عتیبہ (تابعی صغیر) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ما سمعت فقیھا یکرھہ'' میں نے کسی فقیہ کو بھی اسے (اجرت معلم کو) مکروہ قرار دیتے ہوئے نہیں سنا۔ (مسند علی بن الجعد: ۱۱۰۵ وسندہ صحیح)

۲، معاویہ بن قرہ (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا: ''انی لارجوان یکون لہ فی ذلک خیر'' مجھے یہ امید ہے کہ اس کے لئے اس میں اجر ہوگا۔ (مسند علی بن الجعد: ۱۱۰۴ وسندہ صحیح)

۳: ابو قلابہ (تابعی) رحمہ اللہ تعلیم دینے والے معلم کو اجرت (تنخواہ) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ج ٦ ص ۲۲۰ ح ۲۰۸۲۴ وسندہ صحیح)

۴: طاؤس (تابعی) رحمہ اللہ بھی اسے جائز سمجھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ایضاً، ح: ۲۰۸۲۵ وسندہ صحیح)

۵: محمد بن سیرین (تابعی) رحمہ اللہ کے قول سے بھی اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ٦/۲۲۳ ح ۲۰۸۳۵ وسندہ صحیح)

٦: ابراہیم نخعی (تابعی صغیر) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کانوا یکرھون اجر المعلم'' وہ (اگلے لوگ، سلف صالحین) معلم کی اجرت کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (مسند علی بن الجعد: ۱۱۰٦ وسندہ قوی)

اس پر استدراک کرتے ہوئے امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ، امام ابو الشعثاء جابر بن زید (تابعی) رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں: بہتر وافضل یہی ہے کہ تعلیم وتدریس کی اجرت نہ لی جائے تاہم اگر کوئی شخص اجرت لے لیتا ہے تو جائز ہے۔

تنبیہ (۱):

تمام آثار کو مدنظر رکھتے ہوئے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول ''یکرھون'' میں کراہت سے کراہت تنزیہی مراد ہے اور حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کے قول ''یکرھہ'' میں کراہت تحریمی مراد ہے۔ واللہ اعلم

تنبیہ (۲):

بعض آثار صحیح بخاری (قبل ح ۲۲۷٦) مں بعض اختلاف کے ساتھ مذکور ہیں۔ اجرت تعلیم القرآن کا انکار کرنے والے بعض الناس جن آیات وروایات سے استدلال کرتے ہیں ان کا تعلق دو امور سے ہے:

۱: اجرت تبلیغ (یعنی جو تبلیغ فرض ہے اس پر اجرت لینا)

لاأَسئَلُكُم عَلَيهِ أَجرًا اور وَلاتَشتَروا بِاٰيٰتى ثَمَنًا قَليلًا وغیرہ آیات کا یہی مفہوم ہے۔ نیز دیکھئے ''دینی امور پر اجرت کا جواز'' ص ٦،

۲: قراءت قرآن پر اجرت (یعنی نماز تراویح میں قرآن سنا کر اس کی اجرت لینا) حدیث: «اقرؤا القرآن ولاتاکلوا بہ» وغیرہ کا یہی مطلب ومفہوم ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (ج ۲ ص ۴۰۰ باب فی الرجل یقوم بالناس فی

(رمضان فیعطی، ح ۴۲،،

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

(فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام

ج2ص496

محدث فتویٰ